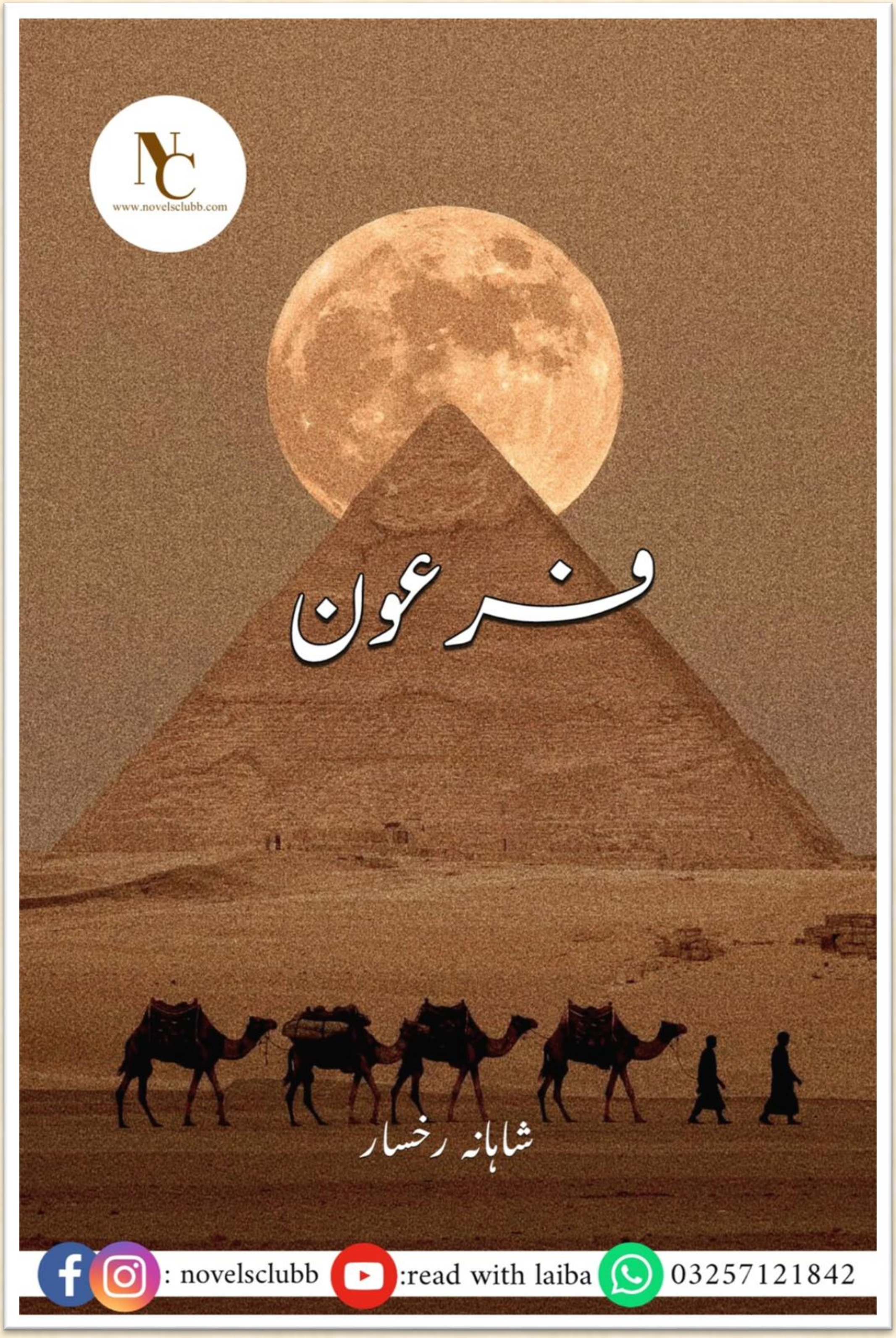
www.novelsclubb.com
فرعون
شاہانہ رخسار
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

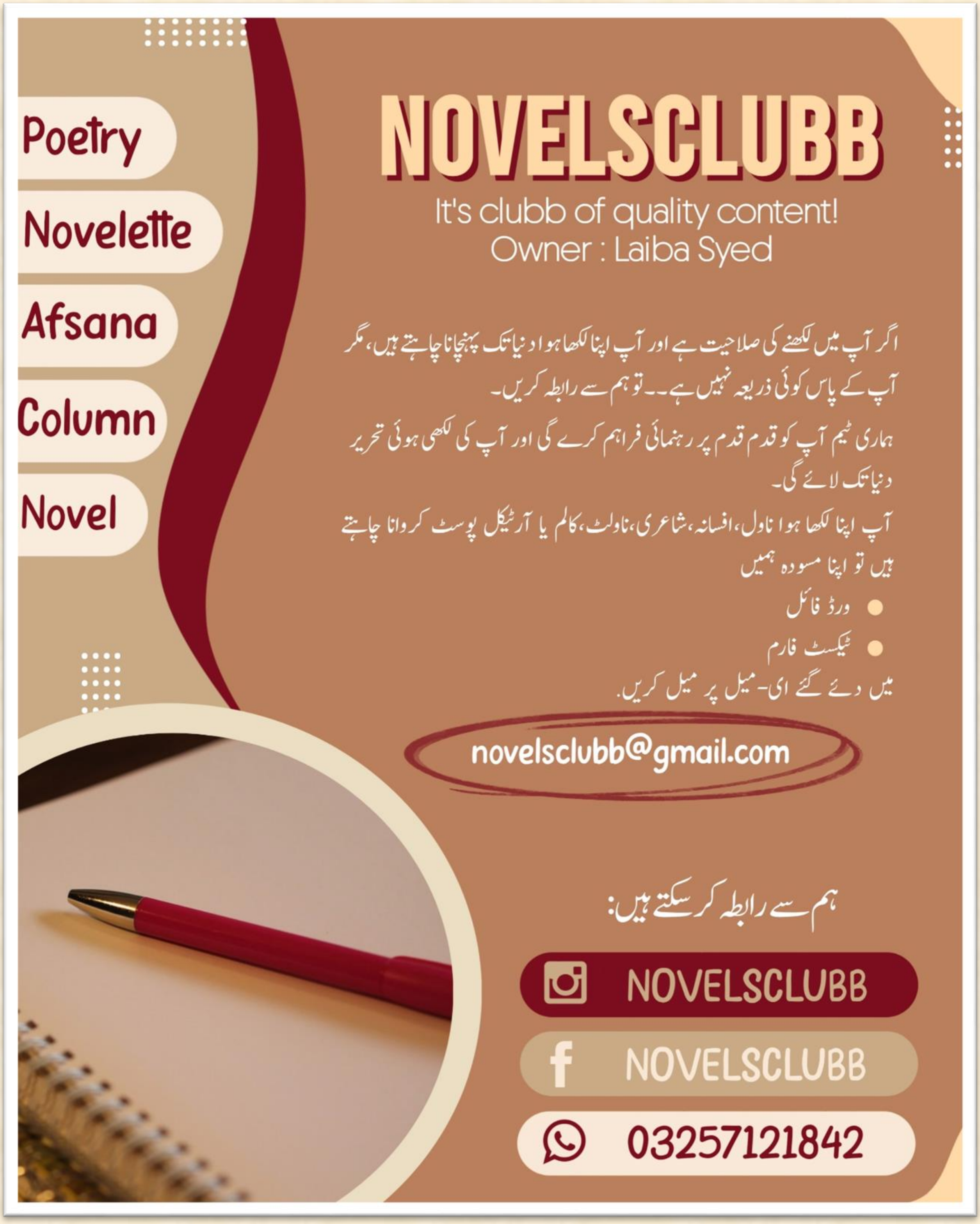

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

فرعون

از قلم

شاہانہ رخسار

Clubb of Quality Content!

فرعون

از قلم

شاہانہ رخسار

Episode 1.

مصر، جہاں تاریخ بھی سانس لیتی ہے۔یہ وہ سرزمین ہے جہاں وقت دفن نہیں ہوتا، جاگتا رہتاہے۔یہاں کی ریت میں صرف لاشیں نہیں،راز بھی دفن ہیں۔

ہر پتھر، ہر دیوار، ہر شکستہ ستون کسی نہ کسی فرعون کے غرور، کسی غلام کی چیخ،اور کسی بے آواز قتل کا گواہ ہے۔

رات کے وقت جب نیل کی ہوائیں خاموش ہو جاتی ہیں، تو قدیم مقبروں کی دیواروں سے سرگوشیاں پھسلتی ہیں۔ایسی سرگوشیاں جو عام کان نہیں سن سکتے، مگر قاتل ضرور سنتا ہے۔

کہتے ہیں، مصر میں اندھیرا بھی تاریخ سے ڈرتا ہے۔اسی لیے یہاں جرم شور نہیں مچاتا،وہ خاموشی میں ہوتا ہے۔

اندھیری رات لکسر (Luxor) کے قدیم کھنڈرات کے درمیان ایک آدمی ہانپتا ہوا دوڑ رہا تھا۔اس کے قدم بے ترتیب تھے، سانس ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہی تھی،اور آنکھوں میں ایسا خوف تھا جیسے اس نے موت کو پیچھے آتے دیکھ لیا ہو۔

اچانک وہ پلٹا۔ پیچھے،،ایک آدمی آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔اس کے چہرے پر عجیب سا ماسک تھا۔نہ مکمل انسانی،نہ مکمل ممی جیسا۔آنکھوں کے سوراخ سیاہ تھے، جیسے ان کے پیچھے کوئی روح نہ ہو۔وہ بھاگنے والا آدمی چیخنا چاہتا تھا، مگر آواز گلے میں مر گئی۔

وہ جان بچانے کے لیے ایک شکستہ دیوار کے پیچھے جا چھپا۔وہی دیوار جو کبھی کسی فرعون کی قبر کا حصہ تھی۔

وہ کانپ رہا تھا۔پیشانی سے پسینہ بہہ بہہ کر آنکھوں میں جا رہا تھا۔وہ بار بار کپکپاتے ہاتھوں سے پسینہ صاف کرتا،

اور ہونٹوں کو دانتوں تلے دبائے سسکیاں روکتا۔ تبھی،،قدموں کی آواز۔آہستہ،، بہت آہستہ آئی۔اس نے فوراً اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہ بچوں کی طرح سسک رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچانک،، ایک بانسری کی آواز فضا میں تیر گئی۔ کوئی عام دھن نہیں تھی۔ وہ ایسی دھن تھی جو دل کے اندر کچھ توڑ دیتی ہے۔

وہ آدمی سامنے آتا گیا۔ اس کے ایک ہاتھ میں بانسری تھی، دوسرے ہاتھ میں ایک زنجیر لٹک رہی تھی۔ جس کے سرے پر ایک چاندی کے رنگ کی ممی کا مجسمہ بنا تھا۔ زنجیر چلتے ہوئے ہلتی، اور اس کی ہلکی سی جھنکاررات کو اور زیادہ خوفناک بنادیتی۔ وہ بالکل اس کے سامنے آکر رک گیا۔

چھپنے والا آدمی چیخ پڑا: "مجھے چھوڑ دو! خدا کے لیے،، میں نے کچھ نہیں کیا۔"

دوسرا آدمی ہنسا۔ وہ قہقہہ،، انسانی نہیں تھا۔ وہ ہنسی تھی جس میں وحشت بھری ہوئی تھی۔ وہ اس کے قریب بیٹھ گیا، آہستہ سے بانسری اپنے کوٹ کے اندر رکھ دی، پھر اسی زنجیر کو ہاتھ میں لیا۔ ممی کے مجسمے کے اندر سے وہ ایک چاقو نکالتا ہے۔ اس کی آواز پُرسکون تھی، تقریباً سرگوشی میں:

"یہاں کی دیواریں بھی راز رکھتی ہیں۔"

"اور یہ راز اتنے گہرے ہوتے ہیں، کہ خود کو خود ہی چھپا لیتے ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اگلے ہی لمحے وہ چاقو اس آدمی کی شہ رگ پر بار بار اترنے لگا۔

کوئی چیخ نہ نکلی۔ صرف ایک بے آواز تڑپ،،اور پھر خاموشی۔ وہ قاتل چند لمحے وہیں بیٹھا رہا، اس بات کا یقین کرتا ہوا

کہ زندگی واقعی ختم ہو چکی ہے۔ پھر وہ کھڑا ہوا، بانسری دوبارہ نکالی، اور وہی خاص، لرزہ خیز دھن بجانے لگا۔

دھن فضا میں تحلیل ہوئی،،اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ جیسے وہ کبھی تھا ہی نہیں،،

مگر مصر کی دیواریں سب کچھ دیکھ چکی تھیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ΔΔΔΔΔ

کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔

اتنا گہرا اندھیرا کہ دیواریں بھی سیاہ دھبوں کی طرح محسوس ہو رہی تھیں۔ صرف ایک کونے میں جلتی مدھم سی زرد روشنی تھی جو بار بار لرز رہی تھی، جیسے وہ بھی اس کمرے سے خوفزدہ ہو۔

دیوار کے سامنے کوئی بیٹھا تھا۔ وہ مسلسل کچھ لکھ رہا تھا۔ دور سے صرف اس کے کندھوں کی حرکت دکھائی دیتی تھی، جیسے وہ پوری شدت سے دیوار پر کچھ کھود رہا ہو۔ مگر جیسے جیسے روشنی قریب پڑتی، اس کے ہاتھ صاف نظر آنے لگتے۔

اس کی انگلیاں خون میں ڈوبی ہوئی تھیں اور وہ دیوار پر کانپتے ہاتھوں سے لکھ رہا تھا۔

"وہ زندہ ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک وہ زور زور سے ہنسنے لگا۔

ایسی ہنسی جو سننے والے کے دل میں خوف اتار دے۔

پھر اگلے ہی لمحے اس کی ہنسی سسکیوں میں بدل گئی۔

وہ دونوں ہاتھ سر پر رکھے بچوں کی طرح رونے لگا۔ پھر دوبارہ ہنسنے لگا۔ پھر رونے لگا۔ جیسے اس کا ذہن دو حصوں میں بٹ چکا ہو۔

تبھی باہر سے قدموں کی گھبرائی ہوئی آواز آئی اور ایک عورت تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی۔

"آدم!"

وہ فوراً اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھی۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے آدم کا چہرہ تھاما اور اسے اپنی طرف موڑا۔

"ریلیکس، کچھ نہیں ہوا، پینک مت کرو، تم ٹھیک ہو، دیکھو میری طرف، تم ٹھیک ہو آدم۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی آواز میں ماں جیسا سکون تھا۔

یہ کہتے ہوئے اس نے آدم کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ آدم بری طرح کانپ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد اس نے ڈرتے ڈرتے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا۔ کوئی خون نہیں تھا۔ وہ فوراً دیوار کی طرف پلٹا۔

دیوار بالکل صاف تھی۔ وہاں کچھ بھی نہیں لکھا تھا۔

اس کی سانس ایک لمحے کو رک گئی۔ پھر اس نے زور سے اس عورت کو گلے لگا لیا اور اپنی آنکھیں پوری طاقت سے بند کر لیں، جیسے حقیقت کو دیکھنے سے ڈر رہا ہو۔

تبھی، کمرے کے دروازے پر ایک سایہ نمودار ہوا۔ آہستہ آہستہ وہ اندر آیا۔

آدم کا جسم فوراً سخت ہو گیا۔

"م، ماما،" اس کی آواز لرز گئی، "اسے کہو مجھ سے دور رہے، پلیز، یہ بہت خطرناک ہے، اسے کہو دور رہے، ر، رہے مجھ سے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ سایہ بغیر کچھ کہے سیدھا اندر آیا اور آتے ہی کمرے کی تمام لائٹس آن کر دیں۔

تیز روشنی پھیلتے ہی اس کا وجود واضح ہوا۔

سیاہ لباس، مضبوط شخصیت، چہرے پر رعب اور آنکھوں میں عجیب سی سردی۔ وہ کسی عام انسان سے زیادہ ایک حکم چلانے والے شخص جیسا لگ رہا تھا۔

اس نے سخت لہجے میں کہا،

"زارا آنٹی، آپ نے ابھی تک اسے میڈیسن نہیں دی؟"

اس کی آواز میں ایسا رعب تھا کہ کمرے کی فضا مزید بوجھل ہو گئی۔

زارا نے آدم کے بال سہلاتے ہوئے آہستہ کہا،

"دامیان، ایسے بات مت کیا کرو۔ تم جانتے ہو اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں، وہ تم سے ڈرتا ہے۔"

دامیان کے جبڑے سخت ہو گئے۔

"یہ مجھ سے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا ہے۔ پاگل تو یہ واقعی ہے، لیکن اس اندھیرے کمرے میں رہ رہ کر زیادہ پاگل ہوتا جا رہا ہے۔ اور آپ، آپ اسے سپورٹ مت کیا کریں۔"

وہ آدم کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے بولا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس کی حالت ٹھیک کریں اور اسے اس کمرے سے باہر نکالیں۔"

یہ کہہ کر وہ مڑا اور تیز قدموں سے کمرے سے باہر چلا گیا۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پورے کمرے میں گونجی۔

آدم ابھی تک زارا سے لپٹا ہوا تھا۔

کچھ لمحوں بعد اس نے دھیرے سے پوچھا،

"ماما، وہ چلا گیا؟"

زارا نے نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

"ہاں آدم، وہ چلا گیا، اب ٹھیک ہو جاؤ۔ چلو، نہا لو۔ میں تمہارے کپڑے نکالتی ہوں۔"

مگر آدم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

وہ ابھی تک اسی دروازے کو گھور رہا تھا، جہاں سے دامیان باہر گیا تھا۔ ایسے، جیسے اس کے خوف کی اصل وجہ اندھیرا نہیں، بلکہ دامیان ہو۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دامیان محل کی وسیع راہداریوں سے نکلتا ہوا باہر آیا۔اس کی چال میں عجیب سا وقار تھا،ایسا رعب جو آواز کے بغیر بھی محسوس ہو جاتا ہے۔

باہر درجنوں گارڈز قطار میں موجود تھے۔سیاہ تھری پیس لباس، کانوں میں ائیر پیس، اور نظریں ہر سمت چوکس۔

سامنے کئی لگژری گاڑیاں کھڑی تھیں جن کی چمکتی باڈیز محل کی سنہری روشنیوں میں مزید پر شکوہ لگ رہی تھیں۔

دامیان نے خاموشی سے اپنے سیاہ چشمے آنکھوں پر سجائے اور پُر سکون انداز میں چلتا ہوا اپنی بلیک BMW کے قریب آ رکا۔ایک گارڈ فوراً آگے بڑھا اور احترام سے دروازہ کھول دیا۔

دامیان بغیر کچھ کہے گاڑی میں بیٹھ گیا۔

چند ہی لمحوں بعد گاڑی مصر کی روشن شاہراہوں کو چیرتی ہوئی شہر کے سب سے مشہور مقام کے سامنے رکی۔

سامنے بلند و بالا عمارت جگمگا رہی تھی۔بڑے سنہری حروف میں لکھا تھا:

"Damiyaan Luxury Hotel"

وہ گاڑی سے اترا اور ہوٹل کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔اندر کا منظر گویا کسی شاہی خواب کا حصہ تھا۔

سنہری روشنیوں میں نہایا ہوا پورا ہال، خوبصورت گولڈن فرنیچر، اونچی چھتوں سے جھومتے قیمتی فانوس، اور دیواروں پر لگی تاریخی پینٹنگز، ایسی پینٹنگز جنہیں دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ صدیوں پرانے راز چھپا رہی ہوں۔ مہمان بار بار رک کر ان تصویروں کو دیکھتے، جیسے ہر تصویر انہیں کسی پوشیدہ داستان کی طرف بلا رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دامیان ابھی اندر داخل ہی ہوا تھا کہ سامنے سے ایک شخص مسکراتا ہوا اس کی طرف آیا۔

"دامیان، تم واقعی وقت کے بہت پابند ہو۔ کبھی تو ہمیں محسوس ہونے دو کہ تم دیر بھی کر سکتے ہو۔"

دامیان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔ مسکراتے ہی اس کے گال میں پڑنے والا گہرا ڈمپل اس کی شخصیت کو مزید پُرکشش بنا گیا۔

وہ دھیمے مگر پُراعتماد لہجے میں بولا،

"جبّار، یہ سب تمہاری خواہشیں ہی رہ جائیں گی کہ میں کبھی کسی چیز میں دیر کروں۔ میں وقت کی پابندی نہیں کرتا، وقت میری پابندی کرتا ہے۔ جانتے تو ہو تم، وقت کے ساتھ میرا خاصا اچھا میل جول ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ ایک سائیڈ اسمائل دیتا ہوا بولا۔

جبّار بھی ہنس پڑا۔

"مجھ سے زیادہ کون جانے گا ان باتوں کو، دی گریٹ دامیان آفندی۔"

ابھی ان دونوں کی گفتگو جاری تھی کہ ایک اور شخص ان کے درمیان آگیا۔

اس کے ہاتھ میں سنہری گلاس تھا جس سے وہ آہستہ آہستہ سپ لے رہا تھا۔

دامیان کے قریب آتے ہی وہ مسکرایا۔

"بھائی، آئیں؟ آج کی محفل شروع کرتے ہیں۔"

دامیان نے اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں بشر، چلو۔ انتظامات مکمل ہو گئے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بشر نے اعتماد سے سر ہلایا۔

"جی بھائی، سب کچھ تیار ہے، بس آپ کی انٹری باقی تھی۔"

وہ تینوں ساتھ چلتے ہوئے مرکزی ہال کی جانب بڑھے۔ وہاں مصر کی ایلیٹ کلاس جمع تھی۔

کئی عربی جبّوں میں ملبوس معزز شخصیات، بڑے بزنس ٹائیکونز، سیاستدان، غیر ملکی سرمایہ کار۔

سب کی نظریں صرف ایک شخص کو ڈھونڈ رہی تھیں۔

جیسے ہی دامیان آفندی ہال میں داخل ہوا، ماحول بدل گیا۔

لوگ فوراً اس کی طرف بڑھنے لگے۔

کسی نے بزنس پروموشن کی مبارکباد دی، کسی نے ہاتھ ملایا، تو کوئی صرف اس کے ساتھ تصویر لینے کے لیے بے تاب دکھائی دیا۔

تبھی ایک عرب شخص آگے بڑھا۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر آنکھوں میں واضح چبھن۔

"ویسے یہ ڈیل میری تھی، دامیان آفندی۔ تم ہمیشہ درمیان میں آ جاتے ہو، اور سب کچھ لے جاتے ہو۔"

دامیان نے نہایت سکون سے اس سے مصافحہ کیا۔

"الحاج براق صاحب، جو چیز مجھے چاہیے ہوتی ہے، وہ ہر حال میں مجھے حاصل کرنی ہوتی ہے۔ چاہے اس کے لیے کتنے ہی دشمن کیوں نہ پیدا ہو جائیں۔"

الحاج براق ہلکا سا ہنسا۔

"تم بھول رہے ہو، مجھ سے دشمنی لوگوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔"

دامیان نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا۔

پھر بے حد پر سکون مگر خطرناک لہجے میں بولا،

"دشمنی مجھے بہت فیسینیٹ کرتی ہے،اور دشمن بنانا میری فیورٹ ہوبی ہے۔"

وہ ذرا جھکا،اس کی نظریں سیدھی الحاج براق کی آنکھوں میں تھیں۔

"میرا دماغ مجھے دشمنوں کا پتا پہلے ہی دے دیتا ہے، جیسے کوئی ڈیوائس خطرے کا سگنل ڈیٹیکٹ کر لیتی ہے۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ دشمنی کی بات مجھ سے نہ ہی کریں تو آپ سکون میں رہے گے۔"

Clubb of Quality Content

پھر اس نے سرد لہجے میں کہا،

"راستہ چھوڑیں، مجھے باقی لوگوں سے بھی ملنا ہے۔"

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔

پیچھے کھڑا الحاج براق جلتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

جبکہ دوسری طرف بشر اور جبّار مسلسل دامیان کے ساتھ کھڑے اس کی کامیابیوں کی مبارکبادیں وصول کر رہے تھے۔اور پورا ہال، اب بھی صرف دامیان آفندی کے نام کے زیرِ اثر تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تمام مہمانوں سے ملنے کے بعد دامیان، بشر اور جبّار کے ساتھ ہال کے ایک گوشے میں کھڑا گفتگو کر رہا تھا۔

ہال اب بھی روشنیوں، قہقہوں اور شاہانہ موسیقی سے جگمگا رہا تھا۔

تبھی کسی نے پیچھے سے آ کر دامیان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

دامیان نے پلٹ کر دیکھا،

اور اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پر ایک حقیقی مسکراہٹ ابھری۔

"بابا۔"

وہ فوراً آگے بڑھا اور اس شخص کو گلے لگا لیا۔

آفندی صاحب کی شخصیت میں عجیب سا وقار تھا۔ سفید شاندار عربی جبہ، چہرے پر نفاست، اور آنکھوں میں وہ شفقت جو صرف باپ کی آنکھوں میں ہوتی ہے۔

دامیان ہلکی شکایت بھرے انداز میں بولا،

"بابا، آج بھی آپ لیٹ آئے۔"

آفندی صاحب مسکرائے۔

"دیر سے آیا ہوں، لیکن پہنچ تو گیا ہوں نا اپنے بیٹے کے پاس۔ میرا بیٹا کامیابی حاصل کرے اور میں موجود نہ ہوں، ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دامیان کی آنکھوں میں چند لمحوں کے لیے نرمی اتری۔

"شکریہ بابا، آپ ہی تو سب کچھ ہیں۔"

تبھی بشر مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور احترام سے آفندی صاحب سے ملا۔

"بڑے بابا، آپ نہ ہوں تو ہمیں سکون ہی نہیں ملتا۔ اب آپ آ گئے ہیں تو محفل کی رونق ہی بڑھ گئی ہے۔"

آفندی صاحب ہنس پڑے اور بشر کو بھی محبت سے گلے لگا لیا۔

اسی دوران جبّار بھی آگے بڑھا۔

آفندی صاحب نے اسے دیکھتے ہی کہا،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کمال کے آرٹسٹ ہو یار تم، دل خوش کر دیا۔"

جبّار کے ہونٹوں پر پُراعتماد مسکراہٹ ابھری۔

"ابھی تو بہت کچھ باقی ہے انکل۔ آپ ابھی سے ہی اس سب پر مطمئن ہو گئے؟"

آفندی صاحب نے شفقت سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ارے نہیں بیٹا، میں تو چاہتا ہوں تمہارا کام سرحدوں پار جائے اور تمہیں بہت کامیابی ملے۔ بہت محنتی انسان ہو تم، مجھے خوشی ہے کہ تم بھی دامیان کی طرح کبھی ہار نہیں مانتے۔"

Clubb of Quality Content

جبّار کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

"ہار میری آرٹسٹ ڈکشنری میں ہے ہی نہیں، انکل۔ مجھے جو پینٹ کرنا ہوتا ہے، اس کے لیے چاہے پوری رات جاگنا پڑے، یا دس راتیں لگ جائیں، میں ہر حال میں کرتا ہوں۔"

آفندی صاحب فخر سے مسکرائے۔

"آئی ایم پراؤڈ آف یو۔"

دامیان اور آفندی صاحب آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے، جبکہ بشر اور جبّار وہیں کھڑے رہ گئے۔

بشر نے اچانک جبّار کی طرف دیکھ کر کہا،

"جبّار یار، واقعی کمال چیز ہو تم۔ دل تو کرتا ہے تمہارے ہاتھ ہی لے لوں۔"

جبّار فوراً ہنس پڑا۔

"ہاتھ تو لے لو گے، مگر میرے جیسا دماغ کہاں سے لاؤ گے پھر؟"

بشر نے ایک لمحے کو سوچنے کا ناٹک کیا، پھر ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"ارے یار، یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔ دماغ ہو گا تو کام بھی ویسا ہو گا۔"

جبّار نے ہلکی سی گردن جھکائی۔

"ایسا ہی ہے۔ میری پینٹنگز خود میں ایک راز رکھتی ہیں، اور میں چاہتا ہوں لوگ ان رازوں کو جاننے کے لیے تجسس محسوس کریں۔"

بشر نے دیواروں پر لگی تصویروں کی طرف دیکھا۔

"لوگ صرف دیکھتے ہیں، مگر میں چاہوں گا کوئی ان پینٹنگز کو ویسے ایکسپلین کرے جیسے تم سوچ کر بناتے ہو۔"

جبّار کی آنکھوں میں گہرا سکون اترا۔

"بالکل، میں بھی یہی چاہتا ہوں۔"

یہ کہتے ہوئے وہ دونوں بھی وہاں سے چل دیے۔ پیچھے اب صرف وہ پینٹنگز رہ گئی تھیں۔ سنہری روشنیوں میں نہائی ہوئی، خاموش، مگر پُراسرار۔

ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ تصویریں خود بھی اپنے شاہی رازوں پر مسکرا رہی ہوں۔ جیسے ان کے رنگوں میں چھپی کہانیاں ابھی مکمل نہ ہوئی ہوں۔ اور وہ پورا ہال، اب اسی خاموش رعب میں ڈوب چکا تھا جیسے کسی اور دنیا کا حصہ ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رات کے سیاہ آسمان تلے آفندی پیلس روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔

ہر طرف مبارکبادوں، قہقہوں اور خوشبوؤں کا ایک شاہی سماں قائم تھا۔

بڑے بڑے فانوس سنہری روشنی بکھیر رہے تھے جبکہ محل کی دیواروں پر پڑتی روشنی انہیں اور زیادہ پُر شکوہ بنا رہی تھی۔

آفندی صاحب اپنے بیٹے کو گلے لگائے کھڑے تھے۔ان کی آنکھوں میں فخر صاف جھلک رہا تھا۔

تبھی زارا افندی وہاں داخل ہوئیں۔

ہلکے رنگ کے رائل لباس میں وہ ہمیشہ کی طرح باوقار لگ رہی تھیں۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے دامیان کے قریب آکر کہا،

"بہت مبارک ہو دامیان، میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں۔"

دامیان نے احترام سے سر جھکایا۔

"شکریہ زارا آنٹی۔"

اسی لمحے افندی صاحب کی آنکھیں سامنے لگی تصویر کو دیکھ کر نم ہونے لگیں۔ جس میں ان کی وائف نور آفندی تھی۔ پھر انہوں نے دامیان کے چہرے کو دیکھا اور بھاری آواز میں بولے،

"تمہاری ماں زندہ ہوتی تو آج تمہاری کامیابیوں پر بہت خوش ہوتی، اس کا خواب تھا کہ دامیان کا نام ہی اس کی پہچان بنے،اور آج تم وہی بن چکے ہو جو وہ چاہتی تھی۔"

دامیان کی آنکھوں میں ایک لمحے کو نمی اتری۔

اس نے فوراًاپنے والد کا ہاتھ تھاما، اسے چوما اور اپنی آنکھوں سے لگالیا۔

"بابا، میں نے بھی صرف ماما کی خواہش پوری کی ہے۔ وہ آج مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوں گی۔"

پھر اس نے فکر مند لہجے میں کہا،

"آپ اپنی صحت کا خیال رکھا کریں پلیز، مجھے آپ کی بہت فکر رہتی ہے۔"

آفندی صاحب مسکرا دیے۔

"اب تم فکر کرنا چھوڑ دو، میں ابھی اتنا بھی بوڑھا نہیں ہوا۔"

دامیان ہلکا سا مسکرایا۔

"مگر مجھے تو لگتے ہیں۔ چلیں، آپ روم میں چلیں۔"

زارا خاموشی سے یہ منظر دیکھتی رہیں۔ان کی آنکھوں میں عجیب سی اداسی ابھر آئی۔

وہ دھیرے دھیرے پلٹیں اور محل کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئیں۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی ان کی نظر سیدھا بیڈ پر گئی۔وہاں ان کے شوہر نیم بے جان حالت میں لیٹے تھے۔

فالج کے حملے نے ان کے جسم کو تقریباً ساکت کر دیا تھا۔زارا کی آنکھیں بھر آئیں۔وہ آہستہ سے ان کے پاس جا کر بیٹھ گئیں۔

کانپتے ہاتھوں سے ان کا ہاتھ تھاما اور روتی ہوئی آواز میں بولیں،

"تم کب ٹھیک ہو گے ؟ دیکھو تو سہی، کتنا عرصہ ہو گیا، تمہاری حالت بہتر ہی نہیں ہو رہی۔"

Clubb of Quality Content!

ان کے آنسو مسلسل گر رہے تھے۔

"کیا کروں میں۔؟بس ایک بار ٹھیک ہو جاؤ۔"

کمرے میں صرف ان کی سسکیاں باقی رہ گئیں۔

محل کے ایک اور کمرے میں آؤ تو وہاں ایک شخص ہاتھ میں پرانی کتاب لیے کھڑا تھا۔کتاب کے صفحات زرد پڑ چکے تھے۔ان پر صدیوں پرانی تحریریں اور عجیب و غریب نقش بنے ہوئے تھے۔

وہ پوری توجہ سے ان نشانات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کے چہرے پر شدید تجسس تھا،

ایسا جیسے وہ کسی راز کے بہت قریب پہنچ چکا ہو۔

تبھی اس کے موبائل پر کال آئی۔

Clubb of Quality Content!

اس نے اسکرین پر نمبر دیکھا،

اور اس کے ہونٹوں پر ایک خطرناک مسکراہٹ ابھری۔

"جی، الحاج براق صاحب، فرمایئے، کیسے یاد کیا آپ نے؟"

دوسری طرف الحاج براق اپنے وسیع و عریض محل میں بیٹھا حقہ پی رہا تھا۔

اس کی آواز میں سرد مہری تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں نے تمہیں اس لیے یاد کیا ہے کیونکہ تم میرے کام آ سکتے ہو، اور میں تمہارے۔"

وہ ایک لمحہ رکا، پھر بولا،

"تم میرا ساتھ دو، تو ساری پراپرٹی تمہارے حصے میں آئے گی، بشر آفندی۔ میں صرف داامیان سے اپنا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔"

بشر کی نظریں فوراً گہری ہو گئیں۔ وہ دھیمے لہجے میں بولا،

"الحاج براق صاحب، آپ فکر نہ کریں۔ میں اس بارے میں کچھ سوچتا ہوں۔"

کال بند ہوتے ہی اس نے دوبارہ کتاب کھول لی۔

قدیم تحریریں، پراسرار نشان، اور عجیب سی تصویریں۔

وہ انگلیوں سے ان ڈرائنگز کو چھوتا گیا۔

تصویروں میں انسان بنے تھے، عجیب لباسوں میں ملبوس، اور ہر ایک کسی نہ کسی سمت اشارہ کر رہا تھا۔

ایسا لگتا تھا جیسے یہ عام تصویریں نہیں، بلکہ کسی پوشیدہ راز کا نقشہ ہوں۔

Clubb of Quality Content

بشرا نہی خیالوں میں گم تھا کہ اچانک پیچھے سے کسی نے زور سے آواز لگائی۔

"ڈر گئے نا بھائی آپ؟ دیکھیں، میں نے ڈرا دیا آپ کو۔"

بشر چونک گیا۔

کتاب اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گری۔ اس نے غصے سے پلٹ کر دیکھا۔

"موسیٰ، یہ کیا حرکت تھی؟ میں کام کر رہا تھا، تم نے کتاب بھی گرا دی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

موسیٰ فوراً ہنس پڑا۔

"اچھا سوری بھائی، میں اٹھا دیتا ہوں۔"

وہ جلدی سے کتاب اٹھا کر بشر کی طرف بڑھاتا ہے۔

بشر نے کتاب لیتے ہوئے کہا،

"چھوٹے نمونے، یہاں کیا کام ہے تمہارا؟ کچھ چاہیے تمہیں؟"

موسیٰ فوراً مسکرا دیا۔

"بھائی، آپ کتنے اچھے ہیں۔ پہلے ہی سمجھ جاتے ہیں۔"

پھر شرارتی انداز میں بولا،

"ایکچولی مجھے نا، اسکول ورک کے لیے کچھ پیسے چاہیے تھے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بشر نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"مجھے بھی یہی لگ رہا تھا۔ ایسے تو تمہیں بھائی یاد آتا نہیں۔"

موسیٰ فوراً اس کے بازو میں بازو ڈال کر بولا،

"بھائی، اب ایسی بات بھی نہیں، آپ تو میرے پیارے بھائی ہیں۔"

پھر اس نے تجسس سے پوچھا،

"ویسے بھائی، آپ کر کیا رہے تھے اس کتاب کے ساتھ؟ کچھ نیا ایکسپلور کیا آپ نے؟"

بشر نے کتاب کی طرف دیکھا۔

اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری۔

"تم جانتے تو ہو، مجھے پرانی عمارتیں اور کتابیں ایکسپلور کرنا بہت پسند ہے۔ مجھے لگتا ہے یہ پرانی عمارتیں اور کتابیں مجھے اپنی طرف بلاتی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ آہستہ سے صفحات پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا،

"اور مجھے رازوں کو آشکار کرنے کا بہت تجسس ہے۔ بس، وہی سب دیکھ رہا تھا۔"

موسیٰ نے فوراً ہاتھ آگے بڑھایا۔

"اچھا بھائی، اب پیسے دیں تاکہ میں جا کر سو سکوں۔"

بشر ہنس پڑا۔

اس نے پیسے نکال کر موسیٰ کو دیے۔

پیسے ملتے ہی موسیٰ خوشی سے بشر کو گلے لگا کر اس کے گال پر بوسہ دیتا ہوا بھاگ گیا۔

"تھینک یو بھائی۔"

دروازہ بند ہوتے ہی کمرے میں دوبارہ خاموشی چھا گئی۔ بشر نے آہستہ سے کتاب دوبارہ کھولی۔

اس کی نظریں ان پراسرار نشانات پر جم گئیں۔ اور وہ ایک بار پھر، ان رازوں کے پیچھے چھپی حقیقت کو ڈھونڈنے میں کھو گیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مسلسل کئی گھنٹوں کے سفر کے بعد آخر کار جہاز نے مصر کی سرزمین کو چھوا۔ کھڑکی کے باہر سنہری روشنیوں میں نہایا ہوا شہر کسی خواب کی طرح لگ رہا تھا۔ نشوا نے آہستگی سے اپنی سیٹ بیلٹ کھولی اور گہرا سانس لیا۔

"تو یہ ہے، مصر،" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

ایئرپورٹ کے شیشے والے دروازے کھلے تو گرم ہوا کا نرم جھونکا ان کے چہروں سے ٹکرایا۔

چاروں طرف عربی لہجے، روشنیاں اور عجیب سی شاہی رونق تھی۔

سب سے پہلے نشوا باہر نکلی۔

سیاہ رنگ کا لونگ کوٹ، اندر ایوری سیٹن شرٹ، سٹریٹ پینٹس،،

اس کے نرم کھلے بال کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔

ہاتھ میں slime watch اور انگلیوں میں باریک رنگز اسے اور بھی گریسفل بنا رہی تھیں۔

وہ شور میں بھی عجیب پُرسکون لگ رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

سفیرا نے گردن موڑ کر ارد گرد دیکھا۔

زیتونی رنگ کا لونگ فراک، ہلکی کڑاہی والی شال، ہاتھ میں اپنی پرانی ڈائری۔ کھلے نرم کرلز بار بار اس کے چہرے پر آ رہے تھے جنہیں وہ خاموشی سے کان کے پیچھے کر رہی تھی۔

وہ مصر کو دیکھ نہیں رہی تھی، محسوس کر رہی تھی۔

"یہ جگہ،،"اس نے آہستہ سے کہا،

"ایسا لگ رہا ہے جیسے ہر دیوار کے پاس کوئی کہانی ہو۔"

"اور تم ہر کہانی میں درد ڈھونڈ لو گی۔"

کشف کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

کالا کارگو پینٹس،اوور سائزڈ ہوڈی،، ہاتھ میں لیپ ٹوپ بیگ، آنکھوں پر راؤنڈ گلاسس۔وہ باقی دونوں سے بالکل الگ لگ رہی تھی۔جیسے وہ سفر انجوئے کرنے نہیں،کسی راز کا پیچھا کرنے آئی ہو۔

"میں صرف فیکٹس ڈھونڈتی ہوں،"کشف نے بے نیازی سے کہا،

"تم لوگ بلاوجہ ایموشنل ہو جاتی ہو۔"

نشوا ہلکا سا مسکرائی۔

"اور تم بلاوجہ ہر چیز پر شک کرتی ہو۔"

کشف نے جواب میں صرف ایک آئبرو اٹھائی۔

ایئرپورٹ کے باہر مصر کی رات سنہری روشنیوں میں جگمگا رہی تھی۔دور کہیں اذان کی آواز ہوا میں گھل رہی تھی جبکہ سڑکوں پر چلتی مہنگی گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس چمک رہی تھیں۔

Clubb of Quality Content

تینوں چند لمحے خاموش کھڑی رہیں۔

انہیں نہیں معلوم تھا، کہ یہ سفر صرف پرانی عمارتیں ایکسپلور کرنے تک محدود نہیں رہے گا۔

مصران کے لیے اپنے دروازے کھول چکا تھا، اور کچھ دروازے ایسے تھے،

جو کھلنے کے بعد کبھی بند نہیں ہوتے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی ایک لمبی بلیک لگژری کار ان کے سامنے آکر رکی۔

ڈرائیور فوراً باہر نکلا اور احترام سے جھک کر ان کا سامان لینے لگا۔

"مسٹر آفندی نے آپ لوگوں کے لیے گاڑی بھیجی ہے، میڈم۔"

نشوا نے مختصر سا سر ہلایا جبکہ کشف نے فوراً ارد گرد ایک نظر دوڑائی، جیسے ہر چیز کو آبزرو کر رہی ہو۔تینوں گاڑی میں بیٹھ گئیں۔ مصر کی رات ان کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

شہر کی روشنیاں شیشوں پر سنہری عکس بنا رہی تھیں۔

کبھی دور کوئی قدیم مسجد نظر آتی،

کبھی کسی پرانی عمارت کی دیواروں پر پڑتی روشنی اسے اور زیادہ پراسرار بنا دیتی۔

سفیرا مسلسل کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ سفر میں، نشوا ہمیشہ کی طرح باتیں کر رہی تھی اور وہ دونوں اسے بس سن رہیں تھیں۔وہ باتیں کرنے والی تھی اور یہ دونوں اسے سننے والی۔

Clubb of Quality Content

گاڑی اب شہر کے مصروف حصے سے نکل کر ایک انتہائی شاہی علاقے میں داخل ہو چکی تھی۔

اونچی عمارتیں، مہنگے کیفے، روشن سڑکیں اور ہر طرف لگژری کا احساس۔

تبھی گاڑی ایک بہت بڑی عمارت کے سامنے آکر رک گئی۔

تینوں کی نظریں بیک وقت اوپر اٹھیں۔

عمارت سنہری روشنیوں میں جگمگا رہی تھی۔

بڑے سنہری حروف میں لکھا تھا،

"Damiyaan Luxury Hotel"

سفیرا نے آہستہ سے نام پڑھا۔

"دامیان۔"

کشف نے فوراً کہا۔

"Interesting name."

نشوا خاموشی سے عمارت کو دیکھتی رہی۔ ہوٹل کسی عام جگہ جیسا نہیں لگ رہا تھا۔ بلکہ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی دیواروں میں بھی کوئی تاریخ دفن ہو۔

وہ تینوں اندر داخل ہوئیں۔ اندر کا منظر breathtaking تھا۔

وزیٹر آہستہ آواز میں بات کر رہے تھے جیسے اس جگہ کی خاموشی توڑنے سے ڈرتے ہوں۔

سفیرا کی نظریں ایک بڑی پینٹنگ پر جا ٹھہریں۔

اس میں ایک نقاب پوش شخص اندھیرے میں کھڑا تھا جبکہ اس کے پیچھے قدیم مصر کے کھنڈرات بنے ہوئے تھے۔

وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔

"یہ پینٹنگ،،"اس نے دھیرے سے کہا،''عجیب سی بے چینی دے رہی ہے۔جیسے کوئی راز دفن ہو اس میں۔"

"Because art hides truth better than words."

اچانک قریب سے آنے والی مردانہ آواز پر تینوں نے پلٹ کر دیکھا۔

ریسپشن کے قریب ایک شخص کھڑا تھا۔سیاہ سوٹ، آنکھوں پر ڈارک شیڈز،اور چہرے پر عجیب سا رعب۔

اس کی موجودگی ہی ماحول بدلنے کے لیے کافی تھی۔

وہ چند لمحے خاموشی سے تینوں کو دیکھتا رہا۔ پھر آہستہ سے اپنے شیڈز اتارے۔ گہری سیاہ آنکھیں۔

کشف فوراً الرٹ ہوئی۔ نشوا نے اس آدمی کو غور سے دیکھا۔

کشف نے چند لمحے اس شخص کو غور سے دیکھا، پھر سنجیدہ لہجے میں پوچھا،

"آپ کون ہیں؟"

وہ آدمی ہلکا سا مسکرایا۔

"میں یہاں کا منیجر ہوں، جبّار خان۔ ویلکم ٹو آور ہوٹل۔"

نشوا نے فوراً نرمی سے کہا،

"اوہ، اچھا، تھینک یو سر۔ ہم یہاں مسٹر آفندی کے مہمان ہیں، کیا آپ انہیں بلا سکتے ہیں یہاں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے بیگ سے ایک خوبصورت سنہری کارڈ نکالا اور جبّار کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ انہوں نے اپنا کارڈ دیا تھا۔"

جبّار نے کارڈ پر ایک نظر ڈالی۔

اس کی آنکھوں میں لمحہ بھر کو ایک عجیب سی چمک ابھری، مگر اگلے ہی لمحے وہ معمول کے انداز میں بولا،

"آئیں، میں آپ لوگوں کو آپ کا روم دکھادیتا ہوں۔ مسٹر آفندی ابھی اپنے پیلس میں ہیں، میں انہیں اطلاع دے دیتا ہوں کہ آپ آگئی ہیں۔"

تینوں اس کے ساتھ چل پڑیں۔ وسیع سنہری سیڑھیاں، دیواروں پر لگی خوبصورت پینٹنگز اور خاموش موسیقی، پورا ہوٹل کسی خواب جیسا محسوس ہو رہا تھا۔

سفیرا بار بار آس پاس دیکھ رہی تھی۔

"یہ جگہ واقعی کسی محل جیسی لگ رہی ہے۔"

کشف نے آہستہ سے دیوار پر بنی ایک قدیم تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا،

"اور مجھے لگ رہا ہے اس جگہ میں صرف خوبصورتی نہیں، کچھ اور بھی ہے۔"

نشوا نے ہلکی سی مسکراہٹ دبائی۔

"تم ہر چیز کو mystery کیوں بنا دیتی ہو؟"

"کیونکہ mysteries ہمیشہ خوبصورت جگہوں میں چھپی ہوتی ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جبّار خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے دروازے کے سامنے رکا۔ اس نے جیب سے کی کارڈ نکالا اور دروازہ کھول دیا۔

"یہ آپ لوگوں کا روم ہے۔ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو انفارم کر دیجیے گا۔"

اس نے ان کو کیز دیں اور وہاں سے چلا گیا۔ جیسے ہی تینوں اندر داخل ہوئیں، ان کی نظریں حیرت سے پھیل گئیں۔

کمرہ بے حد خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا۔

ایک الگ خوبصورت لاؤنج نرم سنہری روشنیاں، خوبصورت سفید پردے، اور اندر تین الگ الگ بیڈز انتہائی نفاست سے لگے ہوئے تھے۔

کشف نے فوراً بیگ ایک طرف رکھا اور لمبی سانس لی۔

"واہ یار، مجھے تو گھر والی فیلنگز آ رہی ہیں۔"

سفیرا بھی مسکرا دی۔

"بالکل کشف، ہم یہاں آسانی سے رہ سکتے ہیں۔"

اچانک اس کی نظر سامنے موجود بالکونی پر پڑی۔

اس کی آنکھیں فوراً چمک اٹھیں۔

"یہاں بالکونی بھی ہے، تمہیں پتا ہے مجھے بالکونی سے منظر دیکھنا کتنا پسند ہے، اور یہاں کا منظر پتا نہیں کیسا ہو گا۔ میں دیکھتی ہوں۔"

وہ تقریباً بھاگتی ہوئی بالکونی کی طرف گئی۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا، ٹھنڈی ہوا کا نرم جھونکا اس کے چہرے سے ٹکرایا۔

اور اگلے ہی لمحے، اس کی سانس رک سی گئی۔

سامنے نیل کا حسین منظر پھیلا ہوا تھا۔

رات کی سنہری روشنیاں پانی پر بکھر رہی تھیں، اور دور بہتا نیل کسی خاموش خواب جیسا لگ رہا تھا۔

سفیرا فوراً خوشی سے چیخی،

"ارے یار، دیکھو، یہاں سے کتنا پیارا منظر ہے۔"

کشف اور نشوا بھی فوراً اس کے پاس آئیں۔ منظر دیکھتے ہی دونوں کی آنکھوں میں بھی چمک اتر آئی۔

نشوا دھیرے سے بولی،

"مجھے لگتا ہے ہمارا یہاں کا سفر بہت اچھا رہے گا، اگر ایسے نظارے دیکھنے کو ملتے رہے تو۔"

کشف بالکونی کی ریلنگ سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔

"اچھا تو رہے گا، لیکن ہم یہاں فرعون کے محلات اور مصر کی تہذیب ایکسپلور کرنے آئے ہیں۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے، میں تو بہت اکسائیٹڈ ہوں۔"

سفیرا نے فوراً پر جوش انداز میں کہا،

"کشف، بہت مزہ آئے گا یار، یہ سب جاننے میں۔"

نشوا مسکراتی ہوئی پیچھے ہٹی۔

ناولز کلب
Clubb for Quality Content

"چلو اب فریش ہوتے ہیں، پھر آرام سے باتیں کریں گے۔"

اور پھر تینوں اپنے اپنے بیگز کھول کر فریش ہونے میں لگ گئیں۔

جبکہ بالکونی سے آتی نیل کی ٹھنڈی ہوا

خاموشی سے ان کے کمرے میں پھیلتی جا رہی تھی۔۔

رات غیر معمولی حد تک پُرسکون تھی۔

نیل کے پار بکھری سنہری روشنیاں کسی خواب جیسا منظر بنا رہی تھیں۔ کمرے میں نرم زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

نشوا صوفے کے ایک کونے میں کافی کا مگ ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی۔اس کے چہرے پر عجیب سا سکون تھا،

سفیر افرش پر ٹیک لگائے بیٹھی اپنی ڈائری کے صفحات آہستگی سے پلٹ رہی تھی، جبکہ کشف لیپ ٹاپ بند کر کے کرسی پر نیم دراز ہوئی بیٹھی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ لمحے خاموشی رہی۔

صرف ہوا کی آواز، اور کبھی کبھار دور سے آتی گاڑیوں کی مدھم گونج۔

پھر نشوا نے دھیمی آواز میں کہا،

"تم لوگوں نے کبھی غور کیا ہے، ہر انسان اندر سے کسی نہ کسی جنگ میں ہوتا ہے؟"

کشف کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"تم ہر چیز کو سائیکالوجی سے کیوں جوڑ دیتی ہو؟"

نشوا نے کافی کا ایک گھونٹ لیا اور کھڑکی کے باہر دیکھتے ہوئے بولی،

"کیونکہ کچھ لوگ بولتے کم ہیں، مگر ان کی خاموشیاں بہت کچھ بتا دیتی ہیں۔ مجھے لوگوں کے دماغ پڑھنا اچھا لگتا ہے۔ عجیب سکون ملتا ہے جب کوئی انسان خود کو سمجھنے لگتا ہے۔"

سفیرا نے اپنی ڈائری بند کی اور نرم لہجے میں کہا،

"اور مجھے لوگوں کے ایموشنز لکھنا اچھا لگتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ اپنی کہانی نہیں کہہ پاتے، تو میں لکھ دیتی ہوں۔"

Clubb of Quality Content!

کشف نے پہلی بار دلچسپی سے اسے دیکھا۔

"اسی لیے تمہاری رائٹنگز اتنی ڈپریسنگ ہوتی ہیں؟"

سفیرا ہلکا سا مسکرائی۔

"ڈپریسنگ نہیں، سچی ہوتی ہیں۔"

کمرے میں ایک نرم سی خاموشی پھیل گئی۔

کشف نے اپنی سلیوز اوپر کیں اور میز پر پڑا USB اٹھاتے ہوئے بولی،

"تم دونوں ایموشنز میں بہت ٹائم ویسٹ کرتی ہو۔ مجھے مشینز زیادہ پسند ہیں۔ کم از کم وہ جھوٹ نہیں بولتیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نشوا نے بھنویں اٹھائیں۔

"ہیک کرنا تمہیں واقعی انٹرسٹنگ لگتا ہے؟"

کشف کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری۔

"ہیک کرنا نہیں، لوگوں کے چھپے ہوئے سچ ڈھونڈنا اچھا لگتا ہے۔ ہر لوکڈ چیز کے پیچھے ایک راز ہوتا ہے، اور مجھے راز پسند ہیں۔"

سفیرا نے غور سے اسے دیکھا۔

"تم خطرناک ہو۔"

کشف ہنس دی۔

"اور تم دونوں بہت ایموشنل ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نشوا نے مسکراتے ہوئے پاس پڑا کشن اٹھا کر اس کی طرف پھینکا۔

"کم از کم ہم لوگوں کے لیپ ٹوپس تو نہیں توڑتے۔"

کشف نے فوراً کشن پکڑ لیا اور پر اعتماد انداز میں بولی،

"کوریکشن پلیز،،، میں لیپ ٹوپس نہیں، لوگوں کی فیک پرسنیلٹی توڑتی ہوں۔"

یہ سنتے ہی سفیرا ہنس پڑی۔

"اللہ بچائے تم سے۔"

"Already trying,"

کشف نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

اگلے ہی لمحے تینوں کی ہنسی کمرے میں گونج اٹھی۔

نشوا نے کافی کا مگ میز پر رکھتے ہوئے سفیرا کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے کہا،

"سفیرا، ہمارا یہاں آنے کا پلان تمہاری وجہ سے ہی بنا تھا۔ تمہیں مصر میں اتنی دلچسپی تھی کہ تمہاری باتوں سے ہمیں بھی ہو گئی۔"

سفیرا فوراً ہنس دی۔

"ارے یار، مجھے پتا ہے۔"

وہ کشن کو بازوؤں میں بھرتے ہوئے بولی،

"ہم یہاں گھومیں گے، اور بہت کچھ نیا دیکھیں گے۔"

Clubb of Quality Content!

کشف نے فوراً درمیان میں بات کاٹی۔

"اور تمہاری اب رائٹنگز بورنگ نہیں ہونی چاہئیں، میں پہلے ہی بتا رہی ہوں۔"

سفیرا نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا، پھر ہلکا سا مسکرائی۔

"فکر نہ کرو کشف، اس بار میں بہت الگ لکھنے کا سوچ رہی ہوں۔"

اس کی آواز میں غیر معمولی سنجیدگی آ گئی۔

"ایسا، جہاں مصر کے کچھ راز بھی عیاں ہوں۔ اسی لیے تو میں نے مصر کو چُنا ہے۔"

وہ آہستہ سے کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی۔

"میں نے جب سے مصر کی وڈیوز دیکھی تھیں، تب سے سوچ لیا تھا کہ اپنے ناولز میں مصر کو لازمی لکھوں گی۔ یہاں بہت سے راز ہیں، اور تمہاری طرح میں بھی یہاں بہت کچھ جاننے اور سمجھنے کی کوشش کروں گی۔"

پھر اس نے نشوا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،

"ٹھیک ہے نا نشوا؟"

نشوا فوراً مسکرا دی۔

"بالکل۔میں تو انتظار میں ہوں کہ ہم کچھ الگ کرے، شیمپیز(shampiesss)"

پھر وہ شرارتی انداز میں بولی،

"You know naa, nothing ventured, nothing gained."

"Yes!"

"Absolutely yes!"

کشف اور سفیرا ایک ساتھ بولیں تو تینوں ہنس پڑیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تبھی سفیرا کو اچانک کچھ یاد آیا۔

اس نے سیدھی ہو کر نشوا کی طرف دیکھا۔

"ویسے، تمہیں یہاں ایک کیس بھی ہینڈل کرنا ہے، اس کا کیا؟"

نشوا کے چہرے پر فوراً سنجیدگی آگئی۔

"وہ تو مسٹر آفندی سے مل کر ہی پتا چلے گا۔ ابھی تو مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ غیر معمولی کیس ہے۔اور غیر معمولی کیس ہمیشہ خطرناک ہوتے ہیں، اور مجھے ویسے بھی خطرناک چیزیں پسند ہیں۔"

کشف نے فوراً دلچسپی سے کہا۔

"مجھے بھی۔"

سفیرا نے فوراً کہا۔

Clubb of Quality Content!

"تمہیں ہر خطرناک چیز پسند کیوں ہوتی ہے؟"

کشف ہنس دی۔

"Because normal things are boring."

کشف نے تھکن سے گردن گھمائی اور اٹھتے ہوئے بولی،

"چلو،اب سو جاتے ہیں۔ مصر کو صبح بھی دیکھنا ہے،دیکھتے ہیں مصر کی صبح کیسی ہوتی ہے۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"Good idea," نشوا نے آہستہ سے کہا۔

سفیرا نے اپنی ڈائری بند کی اور بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔

تینوں اپنے اپنے بیڈ پر لیٹ گئیں۔

کمرے کی روشنیاں مدھم کر دی گئیں۔

باہر نیل خاموشی سے بہہ رہا تھا،

اور مصر کی رات، اپنے سینے میں نہ جانے کتنے راز لیے، ان تینوں کو خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔۔

برلن کی سرد رات دھند میں لپٹی ہوئی تھی۔

باہر سڑکوں پر زرد روشنیوں والے لیمپ پوسٹ مدھم چمک رہے تھے جبکہ برفیلے موسم کی نمی فضا میں ایک عجیب سا سنّاٹا گھول رہی تھی۔

پورا شہر ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی خاموش راز کے نیچے سانس لے رہا ہو۔

اسی شہر کے ایک پُرانے صنعتی علاقے میں، زمین کے نیچے بنے ایک خفیہ بیسمنٹ میں ہلکی سبز روشنی جگمگا رہی تھی۔ وہاں کمپیوٹرز کی مسلسل چلتی آوازیں گونج رہی تھیں۔ کمرے کے درمیان ایک نوجوان کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا تھا۔

اس کی نظریں اسکرین پر جمے نیورل پیٹرنز پر تھیں جو سبز روشنی میں بار بار حرکت کر رہے تھے۔ان پیٹرنز کی چمک اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا جنون پیدا کر رہی تھی۔

زمان خان، بکھرے بال، آنکھوں کے نیچے ہلکے سیاہ حلقے، اور چہرے پر کئی گھنٹوں کی تھکن کے باوجود غیر معمولی سنجیدگی۔اس کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر چل رہی تھیں۔ کبھی وہ کسی فائل میں کچھ لکھتا، کبھی رک کر گہری نظروں سے کمپیوٹر سکرینز کو دیکھنے لگتا۔

1993 کا جرمنی، وہ وقت جب سائنس صرف ترقی نہیں کر رہی تھی، بلکہ انسانیت سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔زمان اپنی پوری توجہ کے ساتھ ڈیٹا پیٹرنز کو سمجھنے میں مصروف تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ صرف مشین نہیں، انسانی دماغ کی گہرائیوں کو ڈیکوڈ کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔

تبھی بیسمنٹ کا دروازہ آہستگی سے کھلا۔ٹھنڈی ہوا کا ہلکا جھونکا اندر آیا۔

دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہوا۔

سفید بال، گہری نیلی آنکھیں، سفید لیب کوٹ اور چہرے پر غیر معمولی ذہانت کے آثار۔وہ پروفیسر ایلیجا کراس تھے۔

دنیا انہیں ایک عظیم نیورو سائنٹسٹ مانتی تھی، مگر ان کے نزدیک انسانی دماغ صرف ایک عضو نہیں تھا۔وہ اسے خدا کی سب سے عظیم تخلیق سمجھتے تھے۔

پروفیسر کراس آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کمپیوٹر سکرینز کے سامنے آکر رکے۔

کچھ لمحے خاموشی سے زمان کے کام کو دیکھتے رہے۔ پھر دھیمی آواز میں بولے،

"ابھی تک سوئے نہیں، زمان؟ اپنا حال تو دیکھو۔"

زمان نے اسکرین سے نظریں ہٹائے بغیر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،

"نہیں پروفیسر، میں اپنی پوری لگن اس کام کے لیے دینا چاہتا ہوں۔"

اس نے کی بورڈ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے پہلی بار ان کی طرف دیکھا۔

"میں چاہتا ہوں کوئی ایسی ریسرچ میرے سامنے آئے، جو انسانوں کے لیے فائدہ لے کر آئے۔"

پروفیسر کراس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری۔ وہ چند لمحے خاموش رہے، پھر آہستہ سے بولے،

"مجھے یقین ہے، ہم یہ کر لیں گے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ کمپیوٹر سکرینز پر بنتے نیورل سگنلز کو دیکھتے ہوئے بولے،

"ایک وقت آئے گا، جب ہماری ریسرچ پوری دنیا پر حکومت کرے گی۔"

زمان کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ ابھری۔ وہ شاید خواب دیکھ رہا تھا، اور پروفیسر کراس، طاقت۔

پروفیسر نے آہستگی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"Keep working, Zaman, great discoveries are never made by those who sleep."

یہ کہہ کر وہ پلٹے اور دھندلی روشنیوں والے کوریڈور میں گم ہوتے چلے گئے۔

مگر زمان، اب بھی وہیں بیٹھا تھا۔

سبز اسکرین کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی، اور اس کی آنکھوں میں اب پہلے سے زیادہ گہرا جنون اتر آیا تھا۔

جیسے وہ کسی ایسی چیز کے قریب پہنچ رہا ہو، جو دنیا بدل سکتی تھی،

یا تباہ بھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہائڈل برگ یونیورسٹی اپنی پُر سکون خوبصورتی کے ساتھ صبح کا استقبال کر رہی تھی۔ ہلکی دھند اب بھی فضا میں موجود تھی جبکہ پرانی عمارتوں کی دیواروں پر پڑتی سورج کی نرم روشنی انہیں کسی تاریخی خواب جیسا بنا رہی تھی۔

سرسبز درختوں کے درمیان پھیلا وسیع کیمپس طلبہ کی ہلکی آوازوں سے آہستہ آہستہ جاگ رہا تھا۔

زمان خان یونیورسٹی کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہوا۔ سیاہ کوٹ، ہاتھ میں چند کتابیں، اور چہرے پر ہمیشہ کی سنجیدگی۔ وہ چلتا ہوا کیمپس کے قریب بنی پتھریلی سیڑھیوں پر آکر بیٹھ گیا۔

ہوا میں خزاں کے پتوں کی ہلکی خوشبو گھلی ہوئی تھی۔

زمان خاموشی سے سامنے پھیلے منظر کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک کسی نے پیچھے سے آکر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے۔

ایک لمحے کے لیے وہ چونکا، پھر اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔

"تمہیں تو میں تمہاری خوشبو سے پہچان سکتا ہوں۔"

پیچھے کھڑی لڑکی ہنس پڑی۔

زمان نے اس کے ہاتھ پکڑ کر آہستگی سے اپنی آنکھوں سے ہٹائے اور اسے سامنے کر لیا۔

وہ ہیلن تھی۔ نیلی آنکھیں، نرم سنہرے بال، اور چہرہ ایسا جیسے صبح کی روشنی ہو۔

ہیلن نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا زمان، کبھی تو ایسا ہو کہ تم ڈر جاؤ کہ اچانک کون آگیا۔"

زمان نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا،

"ڈروں تو تب نا، جب مجھے تمہاری خوشبو کا احساس نہ ہو۔"

ہیلن ہلکا سا مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ ہی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔

زمان خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ایسے، جیسے وہ دنیا کی سب سے حسین چیز ہو۔ہیلن نے اس کی نظریں محسوس کیں تو شرما کر فوراًاپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیے۔اس کے گالوں پر ہلکی سرخی گھلنے لگی۔

زمان دھیرے سے ہنسا۔

"کیوں،میرے حسین نظارے کے آگے دیوار کھڑی کر رہی ہو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کہتے ہوئے اس نے نرمی سے اس کے ہاتھ ہٹا دیے۔

ہیلن نے نظریں جھکا لیں۔

"کب تک یہ منظر تمہیں حسین لگے گا؟"

زمان فوراًبولا،

"ہمیشہ۔"

ہیلن نے آہستہ سے اس کی طرف دیکھا۔

"کب تک ساتھ رہو گے میرے؟"

زمان کی آنکھوں میں عجیب سی نرمی اتر آئی۔ وہ دھیمے مگر محبت بھرے لہجے میں بولا،

"عمر بھر، جب تک زندگی ہے، ہمیشہ ساتھ نبھاؤں گا۔"

ہیلن کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ ابھری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چھوڑ تو نہیں دو گے مجھے؟"

زمان نے فوراً اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

"کوئی اپنی سانسیں خود کیوں روکنا چاہے گا یار؟"

ہیلن کی آنکھیں اس کی بات پر نمی سے چمک اٹھیں۔

"تم مجھے دن بہ دن قید کرتے جا رہے ہو۔"

زمان ہلکا سا مسکرایا۔

"اور تم مجھے پہلے ہی قید کر چکی ہو۔"

چند لمحے دونوں خاموش ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ہوا آہستگی سے چل رہی تھی۔درختوں سے گرتے خشک پتے ان کے آس پاس بکھر رہے تھے۔

پھر ہیلن نے دھیرے سے پوچھا،

"پھر، کب بات کر رہے ہو بابا سے؟"

زمان نے گہری سانس لی اور مسکرا کر بولا،

"ایک ہفتے تک۔"

ہیلن کے چہرے پر فوراً خوشی پھیل گئی۔

"اچھا۔" پھر وہ اٹھتے ہوئے بولی،

"چلو زمان، اب کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔"

زمان بھی کھڑا ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے یونیورسٹی کی عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔

صبح کی نرم روشنی ان کے پیچھے بکھر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بیسمنٹ کی لیب مکمل خاموشی میں ڈوبی ہوئی تھی۔صرف مشینوں کی مدھم آوازیں اور کمپیوٹرز کی سبز روشنیاں اندھیرے میں عجیب ساخوف پیدا کر رہی تھیں۔ہوا میں نمی اور پرانے وائرز کی جلتی ہوئی بو گھلی ہوئی تھی۔

کمرے کے آخری حصے میں ایک سایہ کمپیوٹر کے سامنے جھکا بیٹھا تھا۔

اس کا چہرہ اسکرین کی سبز روشنی میں آدھا روشن اور آدھا تاریکی میں گم تھا۔اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی ایسی چیز کو دیکھ رہا ہو، جس کا وجود شاید ناممکن تھا۔

اچانک اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔اس کے چہرے پر بے یقینی صاف نظر آنے لگی۔وہ تیزی سے کی بورڈ پر انگلیاں چلانے لگا۔ کبھی سکرین کو دیکھتا،ں کبھی سامنے پڑی فائلز کو۔

جیسے وہ خود کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہو کہ جو اس نے دیکھا ہے، وہ حقیقت ہے۔

اس نے بے چینی سے ایک بٹن پریس کیا۔

چند لمحوں کے لیے پوری سکرین تاریک ہوئی۔ پھر آہستہ آہستہ سسٹمز دوبارہ کھلنے لگا۔

ایک کے بعد ایک کوڈز، نیورل پیٹرنز، اور عجیب سمبلز سکرین پر ابھرنے لگے۔

اس شخص کی سانسیں تیز ہونے لگیں۔

اس کی آنکھوں میں اب بے یقینی کی جگہ یقین اتر رہا تھا۔

ایسا یقین، جو خطرناک تھا۔ کمرے کی خاموشی اچانک ایک زوردار قہقہے سے ٹوٹ گئی۔ وہ بری طرح ہنس پڑا۔

اس کی ہنسی بیسمنٹ کی دیواروں سے ٹکرا کر واپس گونجنے لگی۔

پھر اس نے سکرین کو گھورتے ہوئے دھیمی مگر خوفناک آواز میں کہا،

"Codes are dangerous,,,"

وہ کرسی سے ذرا پیچھے ہوا۔

اس کی آنکھوں میں اب جنون سا اتر آیا تھا۔

"and managing them has always been the work of dangerous minds."

اس کی آواز سرد تھی، لیکن اس میں عجیب سا فخر بھی شامل تھا۔اسے معلوم نہیں تھا، کہ اس کی ہر بات، ہر سانس، اور ہر قہقہہ، خاموشی سے ریکارڈ ہو رہا تھا۔شاید ہمیشہ کے لیے۔

کمپیوٹر کے ایک کونے میں چھوٹی سی سرخ لائٹ مسلسل بلنک کر رہی تھی۔

مگر وہ اس سے بے خبر تھا۔اور شاید، اسی بے خبری میں آنے والے وقت کو سب سے زیادہ خطرناک بنا دینا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

جاری ہے۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842